سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

سوانح و افکار

شورش کاشمیری

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

سوانح و افکار

مطبوعاتِ چٹان

۸۸ میکلوڈ روڈ ○ لاہور

۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء کو چودھری ظفر اللہ خان کے بھتیجے کا نکاح تھا، میرزا صاحب نے فرمایا۔

"ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے، ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں۔ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں ـــــ ممکن ہے عارضی طور پر کچھ افتراق ہو اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا جدا ہوں مگر یہ حالت عارضی ہوگی ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ حالت جلد دور ہو جائے۔ بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں"۔

(الفضل ۵ اپریل ۱۹۴۷ء)

۱۴ مئی ۱۹۴۷ء کو بعد از مغرب مجلس علم و عرفان میں فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکھٹا رکھنا چاہتی ہے، ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم راضی ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے پھر یہ کوشش کریں گے کہ جلد سے جلد تر متحد ہو جائیں"۔

منیر انکوائری رپورٹ کے مولفین نے بھی قادیانی اُمت کی اس روش کو تسلیم کیا ہے کہ وہ برعظیم کی تقسیم کے مخالف تھے اور قادیان کا حصول ان کے عقیدہ کا جزو لاینفک ہے، میرزا محمود نے اس غرض سے ۲۹ دسمبر ۱۹۵۶ء کو اپنے ایک خطبہ میں کہا،

"مایوس نہ ہونا، خدا تعالیٰ پر توکل کرو۔ اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ کے اندر ایسے سامان پیدا کر دے گا آخر یہودیوں نے ۲ ا سو سال انتظار کیا۔ پھر فلسطین میں آگئے۔ آپ لوگوں کو تیرہ سو سال انتظار نہیں کرنا پڑے گا ممکن ہے ۱۳ بھی نہ کرنا پڑے ممکن ہے دس بھی نہ کرنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ اپنی برکتوں کے نمونے تمہیں دکھائے گا۔ (الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۵۷ء)

۱۹۶۵ء کی جنگ

۱۹۶۵ء کی جنگ سے متعلق نواب کالاباغ گورنر مغربی پاکستان نے اپنے کئی دوستوں

سے بیان کیا اور راقم کو بھی عند الملاقات یہ کتھا سنائی کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ سے پہلے جنرل
ملک اختر حسین مجھ سے ملنے آئے۔ میں نے پس و پیش کیا آخر ان کے زور دینے پر ملاقات
ہوئی تو پتہ چلا کہ وہ کشمیر کے محاذ پر جنگ کرنا چاہتے ہیں لیکن ایوب خان نہیں مانتے میں ایوب
سے کہوں کہ حصول کشمیر کے لیے یہ بہترین وقت ہے۔ میں جانتا تھا کہ اختر ملک قادیانی ہیں
اور میرے پاس وہ ہینڈ بل بھی آچکا تھا جو میرزائیوں نے کشمیر میں تقسیم کرایا تھا کہ مسیح موعود
کا زمانہ ہے۔ کشمیر میری اُمت کے ہاتھوں فتح ہوگا۔ نواب صاحب نے ۱۹۶۵ء کی جنگ
کو بین الاقوامی سازش کا حصہ قرار دیتے ہوئے ساری کہانی بیان کی کہ پاکستان کو تاراج کرنے
کے لیے کن لوگوں نے کیا عمل کیا؟

نواب کالاباغ حقیقتہً فیلڈ مارشل ایوب خان کے غایت درجہ وفادار تھے ان پر
کبھی تنقید کرتے تو عموماً دو چیزوں پر اظہار ناراضی فرماتے۔ اولاً یہ کہ ان کے گرد و پیش
لادین عناصر جمع ہوگئے ہیں، ثانیاً ان کے مزاج میں قادیانی دخیل ہوتے جارہے ہیں۔ یہ
روایت خود مجھ سے ایس آئی حق سابق چیف سیکرٹری مغربی پاکستان نے بیان کی کہ مرکزی کابینہ
کی ایک میٹنگ میں علماء کا مسئلہ زیر بحث تھا۔ ایم ایم احمد بھی شریک تھا۔ اکثر وزراء نے
زور دیا کہ علماء اس ملک کے لئے رجعت و مصیبت کا باعث ہو گئے ہیں انہیں گربہ کشتن روز
اوّل کے مصداق کھونٹے پر باندھا جائے۔ ساری کابینہ متفق نظر آرہی تھی کہ مسٹر اے ٹی ایم
مصطفےٰ نے شدت سے مخالفت کی اور یہاں تک فرمایا کہ "علماء کی آڑ میں اسلام کی مخالفت
ہو رہی ہے کوئی غلط فیصلہ ہوا تو وہ کابینہ سے استعفیٰ دے دیں گے۔ اسی اجلاس میں
نواب کالاباغ نے ایم ایم احمد کو گھورتے ہوئے کہا کہ جن مولویوں سے آپ لوگ نالاں ہیں
ان کی خطا کیا ہے یہی کہ وہ اس ملک میں اللہ و رسولؐ کا نام لیتے ہیں۔ آپ کو وہ لوگ نظر
نہیں آتے جو یہاں نبوت کا کھڑاگ رچا کر خلافت بنائے بیٹھے ہیں اور میری معلومات کے
مطابق ان کے خطرناک سیاسی منصوبے اس ملک کو تہس نہس کرنے کی خفیہ کوششوں کا حصہ